پروفیسر محمد واعظ زادہ خراسانی
ترجمہ: پروفیسر شاہ مغفر عالم

مدرسۂ سلیمانیہ اور ایا صوفیہ کے کتب خانے

زیر نظر مضمون فردوسی یونیورسٹی، ایران کے پروفیسر محمد واعظ زادہ خراسانی کے ایک طویل سفر نامے سے ماخوذ ہے جس میں انھوں نے ترکی اور عرب ممالک میں اپنے علمی سفر کی روداد بیان کی ہے۔ انھوں نے استنبول کے دو مشہور کتب خانوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے ہم اس کا خلاصہ ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔

کشور ترکیہ غالباً مخطوطاتِ اسلامی کا سب سے بڑا خزینہ ہے۔ میں نے باخبر لوگوں سے سنا ہے کہ ترکی کے کتب خانوں میں تقریباً ڈھائی لاکھ قلمی نسخے محفوظ ہیں لعان میں سے بیشتر استنبول بورسہ اور انقرہ میں موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ترکی صدیوں خلافتِ اسلامیہ کا مرکز رہا ہے اور علمی لحاظ سے بھی اسے ایک طرح کی مرکزیت حاصل رہی۔ دوسرے عمدہ و نفیس کتابوں کو جمع کرنے اور کتاب خانے قائم کرنے کے سلسلے میں وزرائے حکومت، اعیانِ سلطنت اور علمائے دین میں ایک گونہ رقابت اور مسابقت موجود رہی اور یہ امر خود ان کی شخصیت و عزت میں افزائش کا باعث تھا۔ اس لیے صدیوں کے عمل سے یہاں کتب خانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔

میں اس وقت شہر استنبول کی نو تعمیر یونیورسٹی کی لائبریریوں، دوسرے قدیم اور جدید کتب خانوں اور متعدد مساجد کے کتب خانوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے صرف مسجد سلطان سلیمان میں واقع مدرسۂ سلیمانیہ اور مسجد ایا صوفیہ کے کتب خانوں کا جائزہ لے رہا ہوں۔

مدرسۂ سلیمانیہ کے دو حصے ہیں۔ ہر جانب کمرے ہی کمرے ہیں۔ پہلے حصے کے کمرے ہال کمروں کی طرح ہیں اور ان کے ساتھ تنگ برآمدے ہیں۔ ادارے کے دفاتر، کمرۂ مطالعہ، کارڈوں وغیرہ کا کمرہ، شعبۂ جلد بندی اور شعبۂ فلم بھی اسی حصے میں واقع ہیں۔ دوسرے حصے کے کمرے اپنی اصلی صورت میں باقی ہیں۔ دفاتر، بائنڈنگ سیکشن اور درازوں کا انداز مکمل طور پر تکنیکی اور مرتب ہے۔ وہاں کے

لائبریرین نادر صاحب نے جو کہ فارسی و عربی زبان کے ماہر ہیں، مجھے کتاب خانہ کے انداز و ہیئت سے آگاہ کیا۔ شعبۂ جلد بندی میں میں نے دیکھا کہ کارکن خواتین بوسیدہ اور پراگندہ کتابوں کو ایک میز سے دوسری میز پر منتقل کرتی تھیں اور انھیں ترتیب دے کر ان کی تہ بندی کرتیں، پھر یہ تہ شدہ کتاب کمرۂ جلد سازی میں پہنچا دی جاتی۔ جہاں کہنہ جلدوں کی مرمت کی جاتی یا ازسرنو جلد بندی کی جاتی۔ اور میں نے دیکھا کہ ان نئی جلدوں اور قدیم گراں بہا جلدوں میں بظاہر کوئی فرق نہ تھا۔

نادر صاحب نے اوراق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان اوراق کو ان خواتین نے نہایت احتیاط سے ترتیب دیا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ان میں سے چند کو کتاب خانے اور کتابوں کی آرائش کے لیے کالج آف فائن آرٹس میں تعلیم دلائی گئی ہے۔

کتاب خانہ میں تین قسم کے کارڈ ہیں۔ موضوع، نام کتاب اور نام مولف کے مطابق لیکن ابھی تک کیٹلاگ مکمل نہیں ہوئی ہے۔ فہرست کی چند جلدیں ترکی زبان میں شائع کی گئی ہیں۔ لیکن ہر کتاب خانہ کی مطبوعہ یا مخطوطہ قدیم فہرست موجود ہے، یہ تمام فہرستیں اس وقت مطالعہ کے ہال کمرے میں موجود ہیں، ان کی تعداد ساٹھ جلدوں سے متجاوز ہے اور مختلف سائزوں اور مختلف خطوں میں ہیں۔

سلیمانیہ میں مجھے جن کتب خانوں کی فہرستیں دیکھنے کا موقع ملا، ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ کتاب خانۂ عبدالغنی آغا	اس کی فہرست قلمی ہے۔
۲۔ کتاب خانۂ مجموعہ حسین پاشا	اس کی فہرست مطبوعہ ہے۔
۳۔ کتاب خانۂ ہاشم پاشا	اس کی فہرست قلمی ہے۔
۴۔ کتاب خانۂ بغدادلی وہبی آفندی	اس کی فہرست قلمی ہے۔
۵۔ کتاب خانۂ بشیر آغا	اس کی فہرست مطبوعہ ہے۔
۶۔ کتاب خانۂ چلبی عبداللہ آفندی	ایضاً
۷۔ کتاب خانۂ چورلیلی علی پاشا	ایضاً
۸۔ کتاب خانۂ داماد ابراہیم پاشا	ایضاً

۹۔ کتاب خانۂ شیخ محمد مراد آفندی — اس کی فہرست مطبوعہ ہے۔
۱۰۔ کتاب خانۂ اسعد آفندی — ایضاً
۱۱۔ کتاب خانۂ دوکملی بابا — ایضاً
۱۲۔ کتاب خانۂ اسعد آفندی و محمد آغا جامعی — ایضاً
۱۳۔ کتاب خانۂ فاتح — ایضاً
۱۴۔ کتاب خانۂ حاجی رشید بک — اس کی فہرست قلمی ہے۔
۱۵۔ کتاب خانۂ حالت آفندی و چند دیگر کتابخانے، — ایضاً
۱۶۔ کتاب خانۂ حمید — اس کی فہرست مطبوعہ ہے۔
۱۷۔ کتاب خانۂ یحییٰ آفندی — اس کی فہرست قلمی ہے۔
۱۸۔ کتاب خانۂ عید محمد آفندی — ایضاً
۱۹۔ کتاب خانۂ حسیب آفندی — ایضاً
۲۰۔ کتاب خانۂ بخارا مراد آفندی — ایضاً
۲۱۔ کتاب خانۂ حسین کاظم — ایضاً
۲۲۔ کتاب خانۂ سلیم آغا — ایضاً
۲۳۔ کتاب خانۂ اسمٰعیل حقی — اس کی فہرست فوٹو کاپی میں ہے۔ اس کتاب خانے میں اکثر کتب دورِ عثمانی کی مطبوعہ ہیں۔
۲۴۔ کتاب خانۂ برہان الدین واقف — اس کی فہرست مطبوعہ ہے۔
۲۵۔ کتاب خانۂ قصیدہ جی زادہ سبحانہ سری آفندی، — اس کی فہرست قلمی ہے۔
۲۶۔ کتاب خانۂ قرہ چلبی زادہ حسام الدین آفندی، — اس کی فہرست مطبوعہ ہے۔
۲۷۔ کتاب خانۂ نقشدل والدۂ سلطان، — ایضاً
۲۸۔ کتاب خانۂ الشیخ الحاج حافظ مراد آفندی، — ایضاً
۲۹۔ کتاب خانۂ الشیخ الحاج محمد عارف آفندی، — ایضاً
۳۰۔ کتاب خانۂ محمود پاشا، — ایضاً

۳۱- کتاب خانۂ ازبیر مصطفیٰ آفندنیک، اس کی فہرست مطبوعہ ہے۔
۳۲- کتاب خانۂ لالہلی، ایضاً، یہ کتاب خانہ انتہائی اہم، باوثوق اور نادر ہے۔
۳۳- کتاب خانۂ قیچ علی پاشا، ایضاً

دفاتر ادارہ اور کمروں میں جانے سے پہلے رئیس کتاب خانہ جناب معمر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے نہ صرف کتاب خانۂ سلیمانیہ بلکہ ترکی کے تمام کتب خانوں اور ایرانی کتب خانوں خاص کر کتاب خانۂ آستان قدس رضوی کے بارے میں تبادل خیال کیا۔ اس کمرے میں ایک جانب دیوار میں چند باریش اور بڑے عماموں والے سلاطین عثمانی کی تصاویر آویزاں تھیں۔ ان تصاویر کے درمیان ایک تصویر نے میری توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔ جناب معمر صاحب نے فرمایا، یہ تصویر مسجدِ سلیمانیہ کے مہندس (انجنیئر) کی ہے۔ غالباً اس کا نام انھوں نے ابراہیم بتایا۔ نیز انھوں نے کہا کہ یہ اپنے زمانے کے معروف معماروں میں سے تھا اور اس کے چند آثار اب بھی ترکی میں موجود ہیں۔

اگرچہ سلیمانیہ کی کتابوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی لیکن بظاہر اس کے قلمی نسخے پچاس ہزار سے زیادہ ہیں۔

دوسرا کتاب خانہ جس کی جانب بندہ نے توجہ کی وہ کتاب خانۂ آیا صوفیا ہے۔ یہ کتاب خانہ قصرِ توپ کاپی میں محفوظ ہے۔ اس کی فہرست ترکی زبان میں مرتب ہے اور اس کی پانچ جلدیں ہیں جن کی ترتیب یہ ہے:

جلد اوّل : علومِ قرآنی

جلد دوم : علومِ حدیث و فقہ

جلد سوم : تاریخ، کلام، فلسفہ و امثال آنہا،

جلد چہارم : کتب مختلفہ

جلد پنجم : کتب فارسی

پانچویں جلد ۱۴۰۹ فارسی نسخوں کے ناموں پر مشتمل ہے۔ پہلی چار جلدوں کی کتابوں کا مجموعہ ۹۰۴۳ ہے۔ ان میں سے ۳۸۸ نسخے ترکی زبان میں ہیں اور باقی عربی میں۔

کتاب خانۂ سلیمانیہ اور کتاب خانۂ آیا صوفیا میں متعدد نسخوں کی جانب بندہ کی توجہ مبذول ہوئی ہے اور میں نے بیشتر کی جانب مراجعت کی ہے۔ ان نسخوں کی تشریح کے لیے خود ایک علیحدہ مقالہ یا رسالہ چاہیے۔ یہاں میں مزید استفادہ کے لیے ان دونوں کتب خانوں کے کچھ نفیس و نایاب نسخوں کا ذکر کروں گا۔ اور ان کے ساتھ ان کا نمبر شمار اور سلیمانیہ کے متعلقہ کتاب خانے کا نام اور بعض کی اہم خصوصیات کا بھی ذکر کروں گا۔

الف۔ مختلف علوم کے قدیم ترین اور نفیس ترین نسخے :

۱۔ مصحف مجید : حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خط سے منسوب : کتاب خانۂ حمیدیہ، نمبر ۱

۲، ۳۔ مصحف مجید : حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خط سے منسوب : ایضاً، نمبر ۲، ۳

۴۔ مصحف مجید : حضرت حسن بصریؒ کے خط سے منسوب : ایضاً، نمبر ۴

۵۔ کتاب المدخل فی علم احکام النجوم وعللها وکیفیاتها از ابومعشر المنجم الکبیر۔ کاتب : ابو الحسین اسحاق بن محمد بن یعقوب بن اسحاق بن راهویہ الحنظلی، کرد در تاریخ ۳۲۷ھ با اصل مصحح مقابلہ شدہ است۔ کتاب خانۂ جار اللہ، نمبر ۱۵۰۸۔

۶۔ کتاب العلل ومعرفة الرجال۔ از امام احمد بن حنبل۔ تاریخ کتابت ۳۴۴ھ کتاب خانۂ آیا صوفیا، نمبر ۳۳۸۰۔

۷۔ کتاب القراآت، تاریخ کتابت ۳۵۲ھ۔ کتاب خانہ جار اللہ، نمبر ۱۵۹۰۔

۸۔ کتاب شفاء از ابن سینا، مکمل نسخہ جو کہ ۴۲۰ھ میں کتابت ہوا اور ۴۲۳ھ میں مؤلف کے سامنے پڑھا گیا۔ ایک جانب ابن سینا کے خط میں حواشی تحریر ہیں کہ یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی گئی۔ کتاب خانہ داماد ابراہیم، نمبر ۸۲۲۔

۹۔ غوامض الصحاح۔ از صلاح الدین صفدی، مؤلف کے اپنے خط میں۔ کتاب خانہ داماد ابراہیم پاشا، نمبر ۱۱۲۷۔

۱۰۔ تفسیر غریب مفردات القرآن : از محمد بن ابی بکر رازی مکتوبہ ۶۶۸ھ بخط مؤلف۔ کتاب خانۂ داماد ابراہیم پاشا، نمبر ۱۲۴

۱۱۔ مواعظ خواجہ عبد اللہ انصاری، کاتب : عماد حسینی، کتاب خانۂ حمیدیہ، نمبر ۱

ب - علوم قرآنی و تفسیر :

۱ - لغۃ القرآن الکریم - کتاب خانہ بغداد وہبی آفندی، نمبر ۱۹۷۹
۲ - تاویلات القرآن - از ابی منصور ماتریدی - کتاب خانہ چورلیلی علی پاشا، نمبر ۱۰
۳ - تفسیر ابن عباس - از ابی منصور ماتریدی - ایضاً " نمبر ۱۹، ۲۰
۴ - تفسیر طبری، یہ نسخہ انتہائی نفیس ہے - کتاب خانہ داماد ابراہیم پاشا - نمبر ۲۸ تا ۳۶
۵ - درۃ التاویل دغرۃ التنزیل فی المشابہات : از راغب اصفہانی
کتاب خانہ اسعد آفندی، نمبر ۱۷۶
۶ - تاویلات ابی منصور ماتریدی - کتاب خانہ حالت آفندی، نمبر ۲۶
۷ - الاستغناء فی علوم القرآن : از ابو بکر الادفوی، کتاب خانہ نقشدل والدۂ سلطان، نمبر ۹
۸ - عدۃ الفرقان فی وجوہ القرآن : از مصطفی عبدالرحمن الازدی، مکتوبہ ۱۱۵۵ -
۹ - تفسیر بے نقطہ از فیضی ہندی - کتاب خانہ داماد ابراہیم، نمبر ۱۲۸
۱۰ - انہار الجنان فی وجدان القرآن :- کتاب خانہ لالہ لی ، نمبر ۸۰
۱۱ - الاتقان للسیوطی ، متعدد نسخے - کتاب خانہ داماد ابراہیم، نمبر ۱۲ تا ۱۶

ج - علوم حدیث و فقہ :

۱ - معرفۃ علوم الحدیث : از ابن صلاح - داماد ابراہیم، نمبر ۴۱۲
۲ - جامع المسانید " ایضاً نمبر ۵۰۶
۳ - کتاب الخراج : از ابو یوسف مکتوبہ ۹۳۰ھ ایضاً نمبر ۵۲۴
۴ - علل الحدیث - آیا صوفیا نمبر ۲۶۰۲
۵ - الموضوعات من الاحادیث - ایضاً نمبر ۲۸۲۵، ۲۴۲۶
۶ - موضوعات لعلی القاری - اسماعیل حقی نمبر ۱۴۴
۷ - الاحادیث الموضوعۃ للصاغانی - داماد ابراہیم نمبر ۱۲۳۶ -
۸ - مسند العشرۃ - چورلیلی علی پاشا نمبر ۱۴۰
۹ - موضوعات الحدیث - بشیر آغا نمبر ۱۶۸

۱۰۔ موضوعات الحدیث ۔ بغداد وہبی آفندی ۔ نمبر ۲۸۴

د۔ کتب فلسفہ و طب و ملل ونحل :

۱۔ شرح مقدمہ فصوص از داؤد قیصری۔ بغداد وہبی آفندی ۔ نمبر ۷۲۴

۲۔ شرح خطبہ ابن سینا مکتوبہ ۶۲۰ھ ۔ ایضاً نمبر ۹۲۴

۳۔ رسالۂ نصیر الدین طوسی ۔ ایضاً نمبر ۱۴۸۸

۴۔ کتاب من لا یحضرہ الطبیب از زکریا رازی ۔ ایضاً نمبر ۱۴۸۸

۵۔ رسالۃ القضاء والقدر از بہاء الدین ۔ چلبی عبداللہ آفندی ۔ نمبر ۲۹۴

۶۔ رسالۂ قشیریہ چورلیلی علی پاشا ۔ نمبر ۲۸۷

۷۔ اسفار اربعہ : از ملا صدرا با حواشی (مقابلہ شدہ با نسخہ راغبیہ) نمبر ۱۱۷۳

۸۔ ایضاً نمبر ۲۴۸۴

۹۔ اشارات ابن سینا ، کتابت ہندوشاہ بن سنجر، مکتوبہ ۸۱۷ھ ، داماد ابراہیم ۔ نمبر ۸۰۹

۱۰۔ شرح عقائد غزالی : از محمد امین صدر الدین شیروانی ۔ اسعد آفندی ۔ نمبر ۱۲۳۶

۱۱۔ رسالہ نصیر الدین طوسی ۔ قصیدہ جی زادہ ۔ نمبر ۷۱۶

۱۲۔ التجرید فی کلمۃ التوحید : از احمد الغزالی ۔ قرہ چلبی زادہ ۔ نمبر ۳۵۰

۱۳۔ شفاء ابن سینا ، تیرھواں حصہ ۔ چیہ جی عبداللہ پاشا نمبر ۲۵۴۶، ۲۵۴۷ ۔

۱۴۔ قصیدۃ للغزالی ۔ ایضاً نمبر ۳۰۸

۱۵۔ مکاتبات صدر الدین قونوی و نصیر الدین طوسی، آیا صوفیا نمبر ۲۳۲۸

۱۶۔ مجموعہ رسائل فارسیہ بغدادلی وہبی نمبر ۲۰۳۶

ھ۔ کتب متعلق بہ اہل بیت :

۱۔ الکافی : از کلینی (کتاب ایمان تا کتاب عشرت) تاریخ مقابلہ ۹۵۴ھ بغدادلی وہبی، نمبر ۳۰۴

۲۔ کتاب التوحید والادلۃ عن جعفر بن محمد (توحید مفضل) ایضاً نمبر ۷۹۴

۳۔ طب اہل البیت ۔ ،، نمبر ۱۴۸۸

۴۔ تفسیر امام حسن عسکری بشیر آغا ، نمبر ۲۶

۵ - طراز الوفا فی الفضائل آل المصطفیٰ - بشیر آغا نمبر ۱۶۵

۶ - مشیخہ تہذیب با وجیزۂ شیخ بہائی وغیرہ (اسماء الرجال کے نام سے درج ہے)
چلپی عبد اللہ آفندی - نمبر ۳۹

۷ - غرر الحکم و درر الکلم - مکتوبہ ۹۷۵ھ داماد ابراہیم نمبر ۹۴۷

۸ - شرح دیوان علی للمبیدی - // نمبر ۹۷۵

۹ - فصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ از ابن صباغ ، اسعد آفندی نمبر ۱۲۶۷

۱۰ - مجالس المؤمنین از قاضی نور اللہ (بہت خوش خط و نفیس مکتوبہ ۱۰۵۵ھ) ایضاً - نمبر ۱۲۸۰

۱۱ - شرح دیوان علی للمبیدی - اسعد آفندی نمبر ۲۷۷۹

۱۲ - شرح دیوان علی ، المستقیم زادہ - // نمبر ۲۷۸۰

۱۳ - شرح نہج البلاغہ از حسین عبد الحق اردبیلی - // نمبر ۲۸۲۴

۱۴ - منافع القرآن - از جعفر الصادق - فاتح نمبر ۱۳

۱۵ - جوامع الجامع ، از طبرسی مکتوبہ بعد از ہزار ہجری حمیدیہ نمبر ۱۷

۱۶ - ترجمہ کلام علی منسوب بہ جامی (نفیس) کاتب : عبد الوحید مشہدی ، ایضاً نمبر ۱۷

۱۷ - وصیت پیغمبر بہ علی و فاطمہ - مراد آفندی نمبر ۳۳۳

۱۸ - استغفار علی و دعاء نجاح - چیہ جی عبد اللہ پاشا نمبر ۱۵۸۸

۱۹ - رسالۃ فی تعدد فضائل علی - // نمبر ۳۷۳۹

۲۰ - رسالۃ فی الآیات التی نزلت فی علی - // نمبر ۳۷۳۹

۲۱ - خلاصۃ الجواہر فی شان اہل بیت الرسول الطاہر - ایا صوفیا نمبر ۶۳۲۸

۲۲ - النواقلس فی رد الروافض // نمبر ۲۹۵۴، ۲۹۵۵

۲۳ - رسالۃ فی بیان مباحثۃ عبد اللہ السویدی مع علماء ایران // نمبر ۴۱۹۵

۲۴ - حرز علی بن ابی طالب // نمبر ۵۷۰۴

۲۵ - تکفیر الشیعۃ // نمبر ۲۹۵۶، ۲۹۵۸

۲۶ - من لا یحضرہ الفقیہ للصدوق ، مکمل و تصحیح شدہ اور مشائخ کے بغیر مکتوبہ ۱۰۹۹ھ -

کاتب : ممدوح الأمیعی بن محمد صالح اورتمی ہمدانی درمدرسۂ سلیمانیہ ۔ ایا صوفیا نمبر ۹۰۱۲

۲۷۔ عقد الدرر فی اخبار المنتظر ۔ از یوسف بن محمد ۔ چیبہ جی عبداللہ پاشا ۔ نمبر ۶۲۳

۲۸۔ النجم الثاقب فی بیان ان المہدی من اولاد علی بن ابی طالب ۔ ایضاً نمبر ۶۷۹

۲۹۔ رسالۃ تلخیص البیان فی علامات ظہور مہدی آخر الزمان ۔ از سیوطی

قلیج علی پاشا ، نمبر ۱۰۳۸

۳۰۔ نفحات ریاض الروض الوردی فی استمرار دولۃ العثمانی بعد خروج المہدی ۔

اسعد آفندی نمبر ۱۴۷۱

۳۱۔ کتاب بیان سید علی محمد باب ۔ حسین کاظم ، نمبر ۶

ز۔ کتب انساب و رجال و طبقات و تاریخ :

۱۔ الزبدۃ فی الانساب للبحرانی ۔ بغدادلی وہبی ، نمبر ۱۱۲۸

۲۔ العباب فی معرفۃ الانساب ۔ از احمد بن محمد بن ابراہیم ۔ ایضاً نمبر ۱۱۳۲

۳۔ طبقات الاولیاء ؟ // نمبر ۱۰۵۶

۴۔ طبقات الانبیاء کابن العماد ۔ // نمبر ۱۳۰۱

۵۔ المشجرۃ فی الانساب ، مکتوبہ ۹۰۳ھ // نمبر ۱۳۰۵

۶۔ مشکل الاسماء والنسب داماد ابراہیم نمبر ۴۰۷

۷۔ مصباح المضیء فی کتّاب النبی الامی // نمبر ۴۰۵

۸۔ طبقات الفقہاء از کوچک شمس الدین // نمبر ۶۳۸

۹۔ تاریخ بغداد از خطیب بغدادی مکتوبہ ۱۰۹۱ھ // نمبر ۸۸۹

۱۰۔ مزیل المرام عن حکام الانام ۔ از ابن خلدون اسعد آفندی نمبر ۱۸۹۹

۱۱۔ تاریخ المسمیٰ بالمتفق والمتفرق از خطیب بغدادی (رجال کی کتاب ہے) ایضاً نمبر ۲۰۹۷

۱۲۔ رحلۃ ابن خلدون ایضاً نمبر ۲۲۶۸

۱۳۔ تاریخ جہانگشای جوینی ، مکتوبہ ۶۹۸ھ ، جلد ۱ عموجہ حسین پاشا نمبر ۳۵۹

یہاں میں چند نکات کا اضافہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں :

اول: ان کتابوں کی فہرستوں میں امام غزالیؒ کی کتب و رسائل پر بہت تحقیقی کام کرنے کی گنجائش ہے
دوم: ان فہارس میں کتاب تبیان یا تفسیر تبیان کا نام اکثر مرتبہ نظر سے گزرا۔ اصل نسخہ سے مراجعت کرنے سے معلوم ہوا کہ اسے شیخ طوسی کی تفسیر تبیان سے کوئی نسبت نہیں ہے، بلکہ یہ ابوالبقاء کی "التبیان فی اعراب القرآن" کا مخفف ہے جو کہ عربی، فارسی اور ترکی میں موجود ہے یا کسی اور عربی یا ترکی تفسیر کا نام ہے۔
سوم: تفسیر یا حاشیۂ تفسیر کے ذیل میں کشف الاسرار کا نام بھی بار بار آیا ہے۔ یہ عربی کی تفسیر ہے۔ اس کا ایران میں طبع شدہ "تفسیر کشف الاسرار میبدی" سے کوئی تعلق نہیں۔
چہارم: اس کتاب خانہ اور ترکی کے تمام کتاب خانوں کی کتابوں کی تحقیق و شناخت کے لیے کافی وقت اور حوصلہ کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر ان کے مجموعوں کی چھان پھٹک کی۔ اکثر کتابیں مجموعہ کی شکل میں منسلک ہیں، بلکہ یہ کام عربی، فارسی، ترکی اور علوم اسلامیہ کے ماہرین اور اداروں کے کرنے کا ہے۔ اس کام کے انجام دینے کے لیے ایک ماہ، دو ماہ یا سال دو سال کافی نہیں۔

مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں ایسے آمادۂ کار افراد یا ادارے نظر نہیں آئے۔ ان کتاب خانوں سے مراجعت کرنے والوں کی تعداد ایک دن میں پانچ یا چھ سے زیادہ نہیں ہوتی اور وہ بھی غالباً بندہ کی طرح بیرون ترکی سے نوادر کے شوقِ دیدار میں وہاں آتے ہیں، اور راہِ مسافرت میں ہوتے ہیں۔

یہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ ترکی میں رسم الخط کی تبدیلی کے بعد لوگ اسلامی مشترک رسم الخط سے بے بہرہ ہو گئے ہیں اور چونکہ عربی، فارسی اور ترکی کی یہ تمام کتابیں اسی اسلامی رسم الخط میں ہیں، اس لیے اب ان کے پڑھنے والوں کو انگلیوں پر شمار کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ علمی گنجینہ اپنے ہی دیار میں غریب ہے اور اس صورت حال پر یہ حدیث نبوی صادق آتی ہے کہ: "بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا"

مقامِ خوش بختی اور سرمایۂ دلبستگی یہ ہے کہ اگرچہ ان علمی خزانوں سے مکمل استفادہ نہیں کیا جا رہا ہے، تاہم ان کی حفاظت اور نگہبانی بہتر اور عمدہ طریقے سے ہو رہی ہے اور اس سلسلے

میں ان کتاب خانوں کا انتظام لائق ستائش ہے ۔ کتاب خانۂ سلیمانیہ کے مدیر (لائبریرین) کا صبر و استقامت اور کارکنوں کی استعداد اور نظم و ضبط حقیقتاً قابلِ تعریف ہے ۔

نادر صاحب کی معیت میں کتاب خانے اور مدرسۂ سلیمانیہ کے قدیمی کمروں کا گشت کرتے ہوتے بندہ نے دیکھا کہ یہ کمرے ہمارے دینی کمروں سے بہت ہی ملتے جلتے ہیں ۔ ہم ایک کمرے میں پہنچے تو دیکھا کہ اس میں رطوبت جذب کرنے کے لیے ایک مشین رکھی ہوئی ہے ۔ نادر صاحب نے وضاحت کی کہ یہ کمروں کی مرطوب فضا کی وجہ سے رکھی گئی ہے ۔ اس لیے کہ رطوبت بتدریج کتابوں پر اثر انداز ہوجاتی ہے ۔ اگرچہ ہر روز اسے ایک کمرے میں رکھتے ہیں ۔ پھر بھی مدت کے بعد اس میں کچھ پانی جمع ہوجاتا ہے ۔ اسی دوران میں انھوں نے اس مشین کا ڈھکن اٹھایا اور اس میں ایک دن رات کا جمع شدہ تقریباً نصف سطل پانی دکھایا ۔

بندہ کے پیشِ نظر ترکی کے مخطوطات کی تحقیق و شناخت کے لیے دو تجاویز ہیں :

۱ ۔ یہ کہ تین علمی و کتاب شناس ادارے قائم کیے جائیں جو تحقیقی فہرستیں مرتب کریں ۔ ایک تو ایران کی جانب سے فارسی مخطوطات کی تحقیق و شناخت کے لیے ، دوسرا مصر یا کسی عربی مملکت کی جانب سے عربی کی چھان بین کے لیے ، اور تیسرا ادارہ ترک دانشوروں پر مشتمل ہو جو قدیم ترکی خط اور علوم اسلامی سے آشنا ہوں اور ترکی زبان کی کتابوں پر تحقیقات کریں ۔

۲ ۔ یہ کہ فارسی کتابوں کے عکس ایران اور عربی کتابوں کے عکس قاہرہ میں معھد المخطوطات جامعۃ الدول العربیۃ کو منتقل کیے جائیں تاکہ وہ عربی و فارسی زبان کے دانشوروں کے مطالعہ میں آئیں اور ان پر علمی و تحقیقی کام ہوتا رہے ۔

تعداد کتب کے لحاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عربی نسخے پہلے نمبر پر ہیں اور فارسی و ترکی نسخے دوسرے نمبر پر آتے ہیں ۔ بلکہ شاید ترکی کے نسخوں کی تعداد زیادہ ہی ہو ۔

یہ نکتہ بھی کہ ترکی کے فارسی نسخوں کی کافی تعداد کے عکس وہاں جانے والے بعض اساتذہ کے ذریعے ایران پہنچے ہیں اور اسی طرح "معھد المخطوطات" اور "دار الکتب" قاہرہ میں بھی ترکی کے عربی نسخوں کی خاصی تعداد موجود ہے ۔

چند سال قبل فردوسی یونیورسٹی کے توسط سے ہم نے بھی "کتاب البصائر فی الوجوہ والنظائر"

کا نسخہ منگوایا تھا جو بھیجدیا گیا تھا۔ اسی طرح لائبریرین کتاب خانہ جناب نادر صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا کہ مبادلے کی صورت میں مزید مخطوطات کے عکس بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔

استنبول یونیورسٹی اور ترکی کے مذہبی ادارے

استنبول میں ایران کے قونصل آقای دکتر داوی جو کہ بندہ پر بے حد مہربان ہیں کے ذریعے استنبول کے کالج آف آرٹس تک رسائی حاصل کی۔ اس کے پرنسپل ڈاکٹر تحسین یازجی سے تعارف ہوا جو شعبۂ فارسی و ادب کے بھی سربراہ ہیں اور فارسی زبان و ادب سے گہری آشنائی رکھتے ہیں۔ موصوف انتہائی محبت سے پیش آئے اور یونیورسٹیوں کی صورت حال اور ترکی میں تعلیم و تربیت کے طریقوں پر روشنی ڈالی۔ ترکی ادب و شعر کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر یازجی نے فرمایا کہ انقلاب سے پہلے ترکی شعر و ادب، عربی اور اسلامی ادب سے متاثر تھا لیکن انقلاب کے بعد یہ مغربی ادب کے زیر اثر آ گیا ہے۔

اسی دوران میں ڈاکٹر نظیف خواجہ سے تعارف ہوا جو شعبۂ ادبیات عربی کے پروفیسر ہیں۔ وہ اسلامی احکام کے پابند ہیں۔ آج کل آثارِ عرفانی و اسلامی میں سے ایک کتاب کی تصحیح میں مصروف ہیں۔ آپ نے اپنی چند تالیفات بھی عنایت فرمائیں۔

استنبول میں ایک مؤقر ادارہ دار الحدیث کے نام سے قائم ہے۔ افسوس وہاں جانے کا وقت نہ مل سکا۔ انقرہ میں دینیات کالج قائم کیا گیا ہے جس میں علمائے دین اور ائمۂ مساجد کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد انھیں مختلف امور مذہبی پر مامور کیا جاتا ہے۔ یہ ادارے جدید خطوط پر قائم کیے گئے ہیں اور قدیم مدارس اور قدیم زمانے کے اندازِ تعلیم و تدریس میں سے کوئی بات ان میں اب باقی نہیں۔ لیکن منتشر اور غیر رسمی درس اب بھی جاری ہیں۔ چنانچہ مسجدوں اور تکیوں میں علما اور شیوخ، نوجوانوں کو باقاعدہ درس دیتے ہیں۔

ترکی میں امور دینی کے لیے ایک وزارت اور مساجد کے لیے ادارہ موجود ہے۔ اس وزارت میں علمائے دین کی ایک اعلیٰ کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ یہ کمیٹی اپنی نگرانی میں اہم دینی مناصب مختلف اشخاص کو سونپتی ہے۔ وزیر امور دینی کے پاس ڈاکٹریٹ کی سند ہے اور وہ انقرہ کے شریعت کالج کا تعلیم یافتہ ہے۔